قرآن مجید کی روشنی میں حیوانات کی سائنسی حکمتیں: ایک تحقیقی مطالعہ

Scientific Wisdom of Animals in the Light of The Holy Quran: A Research Study

Dr. Hafiz Muhammad Ishaq
Assistant Professor, Department of Islamic Studies, University of Chakwal
Email: muhammad.ishaq@uoc.edu.pk
Asmaa Jabeen
Visiting Lecturer, Department of Islamic Studies, University of Chakwal
Email: a.jabeen555@gmail.com

Abstract

The Quran is a comprehensive book that encompasses fundamental discussions of contemporary sciences. It not only serves as a code of life but also as a collection of various sciences and arts. The Quran extensively describes natural phenomena and provides arguments for the oneness of Allah in various ways, including the detailed mention of animals such as camels, donkeys, elephants, ants, crows, hoopoes, fish, goats, bees, spiders, horses, etc. The Quran's depiction of zoology is so vast that even today's advanced scientific tools are unable to fully comprehend it. For instance, the Quran mentions the ant during the time of Prophet Solomon, highlighting that ants can hear sounds from miles away and communicate messages to other ants, indicating their hearing and speaking capabilities. Modern science has yet to produce any significant advancement that confirms ants' ability to speak and hear as described in the Quran. This article will also discuss various birds mentioned in the Quran and the relationship between zoology and the Quran. Allah's final message to humanity, preserved in the Quran until the Day of Judgment, contains knowledge of all truths that will unfold until the end of time. Science and technology have made significant progress today, all of which are indebted to the Quran. Whether it is a contemporary or ancient science, there is nothing in the universe that has not been mentioned in some way in the Quran. Science, which is based on observation and experimentation, has a strong and connected relationship with the Quran, aiding scientific research. Zoology, a branch of science, holds significant importance in the scientific world, and numerous Quranic verses testify to it.

Keywords: zoology, Quran, science, Islam

قران مجید ایک ایسی کتاب ہے جس میں عصر حاضر کی تمام علوم کی بنیادی مباحث شامل ہیں قران نہ صرف ضابطہ حیات ہے بلکہ مختلف علوم وفنون کا مجموعہ بھی ہے قران مجید میں مظاہر فطرت کو تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے اللہ تبارک و تعالی کی وحدانیت پر مختلف انداز میں دلائل دیے گئے ہیں انہی دلائل میں سے اللہ تبارک و تعالی نے حیوانات کا بھی تذکرہ تفصیل کے ساتھ ذکر کیا ہے جیسا کہ قران مجید میں اونٹ گدھا ہاتھی چوٹی کوا ابابیل مچھلی بکری کی مکھی مکڑی گھوڑے وغیرہ کا ذکر ہے قران مجید نے علم زولوجی کا جس انداز میں ذکر کیا ہے اس کی وسعت کا اندازہ اج کے سیاسی الات بھی لگانے سے قاصر ہیں۔مثال کے طور پر حضرت سلیمان علیہ السلام کے زمانہ میں قران نے چوٹی کا ذکر کیا ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ چوٹی کئی میل دور سے اواز سن سکتی ہے اور ایک چیونٹی دوسری چوٹیوں کو اپنا پیغام پہنچا بھی سکتی ہے جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ چوٹی میں قوت سماعت بھی پائی جاتی ہیں اور ساتھ ساتھ وہ بولنے کی طاقت بھی رکھتی ہے اج سائنس ترقی کی طے کر چکی ہے مگر علم زولوجی میں کوئی ایسا اعلی تیار نہیں ہوا جس سے یہ ثابت ہو کہ چوٹی بول بھی سکتی ہے اور سن بھی سکتی ہے مقالہ ہذا میں حیوانات کے ساتھ مختلف پرندوں کا تذکرہ بھی ذکر کیا جائے گا جس کو قران مجید نے بطور خاص ذکر کیا ہے اور ابتدا میں علم زولوجی اور قران مجید کے تعلق کو بھی بیان کیا گیا ہے۔

تمام نوع انسانی سے اللہ رب العزت کا اخری کلام اخری قران کی صورت میں تا قیام قیامت تک کے لیے محفوظ کر دیا گیا ہے ۔ کیونکہ یہ اخری وحی ہے اور اس کے بعد مزید کوئی بھی وحی نہیں آنے والی لہذا اللہ تعالی نے قیامت تک ہونے والے تمام حقائق کا علم اس میں جمع کر دیا ہے یہ عظیم کتاب جو عقلی نقلی ہر دو قسم کے علوم کو محیط ہے اور اول تا اخر تمام حقائق و معارف اور جملہ فنون کی جامع ہے قران پاک میں ارشاد ہے

وَنَزَّلۡنَا عَلَيۡكَ ٱلۡكِتَٰبَ تِبۡيَٰنٗا لِّكُلِّ شَيۡءٖ[1]

اور ہم نے اپ پر وہ عظیم کتاب نازل فرمائی ہے جو ہر چیز کا بڑا واضح بیان ہے

لفظ شی کا اطلاق کائنات کے ہر وجود پر ہوتا ہے خواہ وہ مادی ہو یا غیر مادی، اگر قدرت کی طرف سے کسی کو نور بصیرت حاصل ہو انشرح صدر ہو چکا ہو اس کی نگاہوں سے حجابات اٹھ چکے ہوں اس کے سینے کو اللہ تعالی نے معارف کا اہل بنا دیا ہو تو اسے ہر شے کا تفصیلی بیان نظر اتا ہے سائنس اور ٹیکنالوجی نے اج اتنی ترقی کی ہے وہ قران پاک کی ہی مرہون منت ہے کوئی علم ہو یا فن کوئی صنعت ہو یا حرفت ہو پیشہ یا تجارت جدید ٹیکنالوجی کی کوئی فت ہو یا یہ علوم قدیمہ ہو اس کائنات میں کوئی ایسی شے نہیں اور نہ آسکتی ہے جس کا ذکر اللہ پاک نے کسی نہ کسی انداز سے قران پاک میں نہ کر دیا ہو

سائنس مشاہدے اور تجربے کا دوسرا نام ہے اور تجربہ وہ کسوٹی ہے جو حقیقت تک رسائی کا ذریعہ ہے اس طرح سائنس کا قران سے بہت مضبوط و مربوط تعلق قائم ہے جو سائنسی تحقیقات میں معاونت فراہم کرتا ہے علم زالجی بھی سائنس کی ایک شاخ ہے جو سائنسی دنیا میں اپنا ایک اہم مقام رکھتی ہے جس کے بارے میں قران پاک کی متعدد ایات شاہد ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے کائنات میں بے شمار مختلف قسم کی مخلوقات پیدا کی ہیں۔ دنیا میں موجود بہت سے خونخوار اور معصوم جانوروں کی تخلیق کی حکمت کو صرف خدا ہی جانتا ہے۔ تاہم، اب یہ بات معلوم ہوئی ہے کہ جانوروں کے گوشت کے مخصوص حصے انسانوں کے اعضا کے لیے فائدہ مند ہوتے ہیں۔ ان کے ساتھ رہنا اور ان کی محفل میں بیٹھنا بھی انسان پر اثر ڈالتا ہے۔ جانوروں کے بارے میں جاننا اور پڑھنا ایک دلچسپ عمل ہے جو انسان کو ایک نئی دنیا کی سیر کراتا ہے۔

ذوالوجی کی تعریف:

Zoology is the study of all animals of all shapes and sizes, from tiny insects to large mammals. Zoologist investigates what animals eats and how they live, and how animals interact with their habitats. Zoology is the branch of biology that studies the members of the animal's kingdom and animal life in general.[2]

ذوالوجی علم حیوانات ہے یہ بیالوجی کی وہ شاخ ہے جس میں ہم جانوروں کا مطالعہ کرتے ہیں اور یہ بیالوجی کی سب سے بڑی شاخ ہے۔

علم حیوانات کی تعریف:

علم حیوانات ذوالوجی کی ایک شاخ ہے جس کی تعریف ملاحظہ ہو۔

Zoology is a branch of biology that studies the structure, physiology, lifestyle, genetics, evolution, and ecological interactions of animals.[3]

علم حیوانات (Zoology) علم حیاتیات کی ایک شاخ ہے جو جانوروں کے جسمانی ڈھانچے، فعلیات، طرز زندگی، جینیات، ارتقاء، اور ان کے ماحولیاتی نظاموں کا مطالعہ کرتی ہے۔

علم زوالوجی کا قران سے تعلق:

علم زوالوجی (Zoology) جانوروں کے مطالعہ کا علم ہے، جس میں ان کی حیاتیات، ماحولیاتی نظام، افزائش، اور دیگر حیاتیاتی خصوصیات شامل ہوتی ہیں۔ قرآن مجید میں متعدد جانوروں کا ذکر کیا گیا ہے، اور ان آیات سے زوالوجی کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی جا سکتی ہے۔ قرآن مجید میں جانوروں کا ذکر نہ صرف ان کی تخلیق کی نشاندہی کرتا ہے بلکہ ان کی خصوصیات، رویوں، اور فطری حکمتوں کی جانب بھی اشارہ کرتا ہے۔

قرآن میں حقیر جانوروں کے ذکر کرنے پر کچھ کفار نے اعتراض کیا، جس پر قرآن میں آیا ہے کہ "إِنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَحْيِي أَنْ يَضْرِبَ مَثَلاً مَا بَعُوضَةً فَمَا فَوْقَهَا فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا فَيَعْلَمُونَ أَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَبِّهِمْ۔[4] بیشک اللہ اس بات سے نہیں شرماتا کہ (سمجھانے کے لیے) کوئی بھی مثال بیان فرمائے (خواہ) مچھر کی ہو یا (ایسی چیز کی جو حقارت میں) اس سے بھی بڑھ کر ہو، تو جو لوگ ایمان لائے وہ خوب جانتے ہیں کہ یہ مثال ان کے رب کی طرف سے حق (کی نشان دہی) ہے۔

قرآن مجید ایک جامع کتاب ہے جو نہ صرف روحانی اور اخلاقی رہنمائی فراہم کرتی ہے بلکہ مختلف سائنسی حقائق اور مظاہر فطرت پر بھی روشنی ڈالتی ہے۔ علم ذوالوجی (Zoology) ، جو جانوروں کے مطالعہ سے متعلق ہے، میں بھی قرآن مجید کے اشارے اور حقائق موجود ہیں جو انسان کو قدرت کے رازوں اور مخلوقات کی تخلیق کے بارے میں غور و فکر کرنے کی دعوت دیتے ہیں۔

قرآن مجید میں علم ذوالوجی کے حوالے:

1. **حشرات:(Insects):** قرآن مجید میں چیونٹیوں کا ذکر سورۃ النمل میں کیا گیا ہے:

"حَتَّىٰٓ إِذَآ أَتَوۡاْ عَلَىٰ وَادِ ٱلنَّمۡلِ قَالَتۡ نَمۡلَةٞ يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّمۡلُ ٱدۡخُلُواْ مَسَٰكِنَكُمۡ لَا يَحۡطِمَنَّكُمۡ سُلَيۡمَٰنُ وَجُنُودُهُۥ وَهُمۡ لَا يَشۡعُرُونَ"[5]

یہاں تک کہ جب وہ چیونٹیوں کی وادی میں پہنچے تو ایک چیونٹی نے کہا: "اے چیونٹیو! اپنے گھروں میں داخل ہو جاؤ، ایسا نہ ہو کہ سلیمانؑ اور اس کے لشکر تمہیں کچل ڈالیں، اور انہیں پتہ بھی نہ چلے۔"۔

سائنسی حکمتیں:

1. **چیونٹیوں کی منظم زندگی:** چیونٹیوں کا سماجی ڈھانچہ انتہائی منظم ہوتا ہے، جہاں ہر چیونٹی کا مخصوص کردار اور ذمہ داریاں ہوتی ہیں۔ ان کے سماجی ڈھانچے کی ترتیب اور تقسیم کار انسانوں کے سیکھنے کے لیے بہترین مثال ہے۔

2. **چیونٹیوں کی مواصلات:** چیونٹیوں کے درمیان کیمیائی سگنلز (فرومونز) اور صوتی سگنلز کے ذریعے رابطے کی صلاحیت ہوتی ہے۔ آیت میں چیونٹی کی دیگر چیونٹیوں کو خبردار کرنے کا ذکر ان کی مواصلاتی صلاحیتوں کو ظاہر کرتا ہے۔

3. **حفاظتی حکمت عملی:** خطرے کی صورت میں چیونٹیوں کی حفاظتی تدابیر اہم ہیں۔ چیونٹی کی جانب سے اپنی کمیونٹی کو محفوظ مقام پر منتقل ہونے کا مشورہ ان کی حفاظتی حکمت عملیوں کی عکاسی کرتا ہے۔

2. **مکھی:(Bees):** قرآن مجید میں شہد کی مکھی کا ذکر سورۃ النحل میں موجود ہے:

وَأَوۡحَىٰ رَبُّكَ إِلَى ٱلنَّحۡلِ أَنِ ٱتَّخِذِي مِنَ ٱلۡجِبَالِ بُيُوتٗا وَمِنَ ٱلشَّجَرِ وَمِمَّا يَعۡرِشُونَ[6].

اور آپ کے رب نے شہد کی مکھی پر یہ وحی کی کہ پہاڑوں میں، درختوں میں اور ان چھپروں میں اپنے چھتے بنا۔

سائنسی حکمتیں:

1. **مکھیاں اور ان کی مسکن کی ترتیب :** قرآن میں بتایا گیا ہے کہ شہد کی مکھیاں مختلف مقامات پر اپنے چھتے بناتی ہیں، جیسے کہ پہاڑ، درخت اور دیگر اونچی جگہیں۔ یہ بات جدید سائنسی تحقیق سے بھی ثابت ہے کہ شہد کی مکھیاں اپنے چھتے محفوظ اور موزوں مقامات پر بناتی ہیں جو کہ انہیں موسمی اثرات اور دشمنوں سے محفوظ رکھتی ہیں۔
2. **شہد کی مکھیوں کی مواصلات :** مکھیاں اپنے چھتے میں رہنے والے دیگر مکھیوں کے ساتھ کیمیائی سگنلز (فرومونز) کے ذریعے رابطہ کرتی ہیں۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ کی وحی کا ذکر ان کی فطری حکمت اور مواصلاتی صلاحیت کو ظاہر کرتا ہے۔
3. **شہد کی پیداوار :** شہد کی مکھیاں پھولوں سے رس جمع کر کے شہد بناتی ہیں، جو کہ انسانی صحت کے لیے نہایت مفید ہے۔ قرآن میں مکھیاں کی فطری حکمت اور ان کے مسکن کی ترتیب کا ذکر اس کی سائنسی اہمیت کو اجاگر کرتا ہے۔
4. **ماحولیاتی نظام میں مکھیاں :** مکھیاں ماحولیاتی نظام میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ وہ پودوں کی پولینیشن (زرپاشی) کرتی ہیں، جس سے پودوں کی افزائش میں مدد ملتی ہے۔ اس آیت میں مکھیاں کی فطری حکمت اور ان کے مسکن کا ذکر ماحولیاتی توازن کی اہمیت کو بیان کرتا ہے۔

پرندے:(Birds)

قرآن مجید میں پرندوں کا ذکر متعدد مقامات پر کیا گیا ہے:

أَلَمْ تَرَ أَنَّ ٱللَّهَ يُسَبِّحُ لَهُۥ مَن فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ وَٱلطَّيْرُ صَٰٓفَّٰتٍۢ ۖ كُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهُۥ وَتَسْبِيحَهُۥ ۗ وَٱللَّهُ عَلِيمٌۢ بِمَا يَفْعَلُونَ[7]

کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ ہی کی تسبیح کر رہے ہیں وہ جو آسمانوں اور زمین میں ہیں اور پرندے بھی پروں کو پھیلائے ہوئے؟ ہر ایک کو اپنی نماز اور تسبیح کا علم ہے، اور اللہ ان کے اعمال کو خوب جانتا ہے۔

سائنسی حکمتیں:

1. **حیاتیاتی نظام کی تسبیح :** قرآن کی اس آیت میں بتایا گیا ہے کہ تمام مخلوقات، چاہے وہ آسمانوں میں ہوں یا زمین پر، اللہ کی تسبیح کرتی ہیں۔ یہ ہمیں یاد دلاتا ہے کہ کائنات کا ہر حصہ اللہ کی حمد و ثنا کرتا ہے، چاہے ہم اسے سمجھ نہ سکیں۔
2. **پرندوں کا طرز عمل :** آیت میں پرندوں کا ذکر ہے جو پروں کو پھیلائے ہوئے اللہ کی تسبیح کرتے ہیں۔ جدید سائنس نے ثابت کیا ہے کہ پرندے اپنی خاص حرکات اور آوازوں کے ذریعے ایک دوسرے سے رابطہ کرتے ہیں۔ یہ ان کے طرز عمل کا ایک حصہ ہے جو کہ بہت منظم ہوتا ہے۔

3. **پرندوں کی پرواز:** پرندوں کی پرواز اور ان کے پروں کی حرکت حیاتیاتی اور فزیکل سائنسز میں دلچسپی کا موضوع ہے۔ قرآن میں ان کے پروں کے پھیلانے کا ذکر ان کی پرواز کی صلاحیتوں اور فطری حکمت کی عکاسی کرتا ہے۔

مچھلی:(Fish): قرآن مجید میں حضرت یونسؑ کا ذکر ہے جو مچھلی کے پیٹ میں گئے:

"فَٱلْتَقَمَهُ ٱلْحُوتُ وَهُوَ مُلِيمٌ۔"[8]

پھر اسے مچھلی نے نگل لیا جبکہ وہ ملامت کرنے والا تھا۔

اس آیت میں مچھلی کی حیاتیاتی خصوصیات اور اس کے اندرونی ماحول کا ذکر ہے۔

سائنسی حکمتیں:

1. **مچھلیوں کے طرز عمل:** اس آیت میں جس مچھلی (حوت) کا ذکر ہے، وہ مچھلی کے نگلنے کے عمل کو بیان کرتی ہے۔ یہ عمل مچھلیوں کی فطری حکمت اور ان کے حیاتیاتی طرز عمل کو ظاہر کرتا ہے۔
2. **جانداروں کی حیاتیاتی حکمت:** مچھلیوں کا اپنی خوراک کو نگلنے کا عمل اور ان کا ہاضمہ نظام، حیاتیات کا ایک
3. اہم موضوع ہے۔ اس آیت میں مچھلی کے نگلنے کے عمل کا ذکر جدید حیاتیات کے اصولوں سے ہم آہنگ ہے۔
4. **بحری مخلوقات کی اہمیت:** مچھلیوں اور دیگر بحری مخلوقات کا ماحولیاتی توازن میں اہم کردار ہوتا ہے۔ قرآن میں مچھلی کا ذکر اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ بحری مخلوقات کی فطری حکمت اور ان کے طرز عمل کا مطالعہ انسان کے لیے اہم ہے۔
5. **مچھلیوں کا مسکن:** مچھلیاں سمندر میں مختلف گہرائیوں میں رہتی ہیں اور مختلف مسکن اختیار کرتی ہیں۔ اس آیت میں مچھلی کے ذکر سے بحری مخلوقات کے مسکن اور ان کی فطری حکمتوں کو سمجھنے کی اہمیت ظاہر ہوتی ہے۔

قران مجید میں ویسے تو بہت ہی تفصیل سے حیاتیات کا ذکر ہے۔ ذیل میں اختصار کے ساتھ تمام حیوانات، پرند، چرند اور جو حشرات الارض ہیں ان کا تذکرہ بطور خاص ملاحظہ ہو۔ حیوانات کی ذیلی بہت سی اقسام ہیں۔ قرآن میں درج ذیل حیوانات کی اقسام کا تذکرہ ہے۔ جن کے نام پیش خدمت ہیں۔

مویشیوں کا ذکر:

1. **اونٹ:(Camel):** قرآن مجید میں اونٹ کا ذکر ایک نشانی کے طور پر کیا گیا ہے:

"أَفَلَا يَنظُرُونَ إِلَى ٱلْإِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ۔"[9]

کیا یہ لوگ اونٹوں کی طرف نہیں دیکھتے کہ کیسے پیدا کیے گئے؟

سائنسی حکمتیں:

1. **اونٹ کی جسمانی ساخت:** قرآن میں اونٹ کی تخلیق کی طرف اشارہ ہمیں اس کی جسمانی ساخت کی حکمتوں پر غور کرنے کی دعوت دیتا ہے۔ اونٹ کی لمبی گردن، مضبوط پاؤں، اور کوہان جس میں چربی ذخیرہ ہوتی ہے، اسے صحرائی ماحول میں بقا کے لیے بہترین بناتے ہیں۔

2. **اونٹ کا نظام ہاضمہ:** اونٹ کا نظام ہاضمہ مختلف اقسام کی خوراک کو ہضم کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے، جس میں خشک اور کم غذائیت والی نباتات بھی شامل ہیں۔ یہ اس کی بقاء کی ایک اور حکمت ہے۔

3. **اونٹ کی نقل و حمل کی صلاحیت:** اونٹ طویل سفر کرنے کے قابل ہوتا ہے اور بھاری بوجھ اٹھا سکتا ہے، جو کہ صحرائی قبائل کے لیے انتہائی مفید ہے۔ اس کی جسمانی ساخت اور قوت اسے بہترین سواری بناتی ہے۔

4. **اونٹ کے دودھ اور گوشت کی اہمیت:** اونٹ کا دودھ اور گوشت غذائیت سے بھرپور ہوتا ہے اور صحرائی علاقوں میں لوگوں کی غذا کا اہم حصہ ہوتا ہے۔ اس میں موجود غذائی عناصر انسانی صحت کے لیے فائدہ مند ہوتے ہیں۔

2. گائے (COW):

1. وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِۦٓ إِنَّ ٱللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَن تَذْبَحُوا۟ بَقَرَةًۖ قَالُوٓا۟ أَتَتَّخِذُنَا هُزُوًاۖ قَالَ أَعُوذُ بِٱللَّهِ أَنْ أَكُونَ مِنَ ٱلْجَٰهِلِينَ۔[1110]

2. اور (یاد کرو) جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا: "بے شک اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ ایک گائے ذبح کرو۔" انہوں نے کہا: "کیا آپ ہمیں مذاق بنا رہے ہیں؟" موسیٰ نے کہا: "میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں کہ میں جاہلوں میں سے ہوں۔"

3. **سائنسی حکمتیں:**

1. **گائے کی غذائی اہمیت:** گائے کا گوشت اور دودھ غذائیت سے بھرپور ہوتا ہے۔ گوشت میں پروٹین، وٹامن بی12، آئرن اور دیگر ضروری غذائی اجزاء شامل ہوتے ہیں، جبکہ دودھ کیلشیم، وٹامن ڈی اور دیگر معدنیات سے بھرپور ہوتا ہے۔ یہ انسانی صحت کے لیے انتہائی مفید ہیں۔

2. **زرعی معیشت میں گائے کا کردار:** گائے زرعی معیشت میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ اس کی مدد سے زرعی زمینوں کی جوتائی اور کھیتی باڑی میں مدد ملتی ہے۔ اس کے علاوہ، گائے کے گوبر کو کھاد کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے، جو زمین کی زرخیزی میں اضافہ کرتا ہے۔

3. **گائے کے دودھ کی فوائد :** گائے کا دودھ ایک مکمل غذا ہے جس میں پروٹین، چکنائی، لیکٹوز، وٹامنز اور منرلز شامل ہوتے ہیں۔ یہ بچوں کی نشوونما، ہڈیوں کی مضبوطی اور عمومی صحت کے لیے انتہائی مفید ہے۔
4. **ماحولیات پر اثرات :** گائے کی نشوونما اور پالنے کے طریقے ماحول پر اثر انداز ہو سکتے ہیں۔ ان کی غذا اور پانی کی ضروریات، نیز میتھین گیس کا اخراج، جو کہ گلوبل وارمنگ میں حصہ ڈال سکتا ہے، ان سب کی تحقیق اہم ہے تا کہ ماحول دوست پالنے کے طریقے اپنائے جا سکیں۔

3. بکری اور بھیڑ (GOAT):

وَمِنَ ٱلْمَعْزِ ٱثْنَيْنِۗ قُلْ ءَآلذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ أَمِ ٱلْأُنثَيَيْنِ أَمَّا ٱشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ أَرْحَامُ ٱلْأُنثَيَيْنِۖ أَنَبِّـُٔونِى بِعِلْمٍ إِن كُنتُمْ صَٰدِقِينَ[12]

اور بکریوں میں سے بھی دو (نر و مادہ)۔ (اے نبی!) کہہ دو، کیا اللہ نے دونوں نر حرام کیے ہیں یا دونوں مادہ؟ یا وہ بچے جو دونوں مادہ کے رحموں میں ہیں؟ مجھے علم کے ساتھ بتاؤ اگر تم سچے ہو۔

سائنسی حکمتیں:

1. **بکریوں کی غذائی اہمیت :** بکریوں کا گوشت پروٹین، وٹامن بی، اور آئرن سے بھرپور ہوتا ہے۔ یہ انسانی غذاء کا ایک اہم حصہ ہے اور مختلف بیماریوں کے علاج میں مفید ہے۔
2. **دودھ کی اہمیت :** بکریوں کا دودھ ہضم میں آسان ہوتا ہے اور اس میں کیلشیم، میگنیشیم، اور وٹامنز کی بڑی مقدار ہوتی ہے۔ یہ بچوں اور بزرگوں کی صحت کے لیے بہت مفید ہے۔
3. **معاشی فائدہ :** بکریاں اقتصادی طور پر اہم ہیں۔ ان کا پالنا اور افزائش معاشرتی سطح پر مالی فوائد فراہم کرتی ہے۔ بکریاں خاص طور پر دیہی علاقوں میں روزگار کا ذریعہ بنتی ہیں۔

4. اونٹ واونٹنی کا ذکر:

أَفَلَا يَنظُرُونَ إِلَى ٱلْإِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ۔[13]

اونٹی کا تذکرہ یوں کیا۔

فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ ٱللَّهِ نَاقَةَ ٱللَّهِ وَسُقْيَاهَا۔[14]

قرآن میں درج ذیل مویشیوں کا ذکر ہے۔

سائنسی حکمتیں:

1. **اونٹ کی جسمانی ساخت :** اونٹ کی جسمانی ساخت خاص طور پر صحرا کے ماحول کے لئے موزوں ہے۔ اس کی

لمبی ٹانگیں اور بڑے پاؤں اسے ریت پر چلنے میں مدد دیتے ہیں، جبکہ کوہان میں چربی جمع ہوتی ہے جو اسے لمبے عرصے تک بغیر پانی کے زندہ رہنے میں مدد دیتی ہے۔

2. **اونٹ کی پانی کی ضرورت:** اونٹ بغیر پانی کے کئی دنوں تک زندہ رہ سکتا ہے اور ایک بار میں بڑی مقدار میں پانی پی سکتا ہے۔ اس کی جسمانی ساخت پانی کے ذخیرے کو مؤثر طریقے سے استعمال کرنے میں مدد دیتی ہے۔

3. **اونٹنی کے دودھ کی اہمیت:** اونٹنی کا دودھ انتہائی غذائیت بخش ہوتا ہے اور اسے علاجی مقاصد کے لئے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ اس میں وٹامن سی، آئرن، اور دیگر معدنیات کی بڑی مقدار ہوتی ہے۔

4. **ماحولیاتی اثرات:** اونٹ ماحولیاتی توازن میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ یہ صحرائی نباتات کا حصہ ہوتا ہے اور ان کی چراگاہیں ماحول کی حفاظت میں مددگار ثابت ہوتی ہیں۔

5. **اقتصادی فوائد:** اونٹ اور اونٹنی اقتصادی طور پر اہم ہیں۔ ان کا استعمال سفر، باربرداری، اور دودھ کے حصول کے لئے ہوتا ہے، جو دیہی علاقوں میں روزگار کا ذریعہ بنتا ہے۔

قرآن میں بوجھ اٹھانے والے جانور

قرآن مجید میں دو خصوصاً بوجھ اٹھانے والے جانوروں کا ذکر ہے۔

1. خچر:(Mule)

وَٱلْخَيْلَ وَٱلْبِغَالَ وَٱلْحَمِيرَ لِتَرْكَبُوهَا وَزِينَةًۚ وَيَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُونَ[15]

اور اس نے گھوڑے، خچر اور گدھے پیدا کیے تاکہ تم ان پر سواری کر سکو اور یہ تمہارے لئے زینت کا باعث بھی ہیں۔ اور وہ (اللہ) ایسی چیزیں پیدا کرتا ہے جو تم نہیں جانتے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ان جانوروں کا ذکر کیا ہے جو انسانوں کے لئے سواری اور زینت کا باعث ہیں۔ خچر کا ذکر خاص طور پر کیا گیا ہے تاکہ انسان اس کی قدر و قیمت کو سمجھے اور اس سے فائدہ اٹھائے۔

2. گدھا:(Donkey)

وَٱقْصِدْ فِى مَشْيِكَ وَٱغْضُضْ مِن صَوْتِكَۚ إِنَّ أَنكَرَ ٱلْأَصْوَٰتِ لَصَوْتُ ٱلْحَمِيرِ۔[16]

اور اپنے چلنے میں میانہ روی اختیار کرو اور اپنی آواز کو پست رکھو، بے شک سب سے بری آواز گدھوں کی آواز ہے۔

اس آیت میں لقمان حکیم اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہیں کہ وہ اپنے چلنے اور بولنے میں اعتدال اختیار کرے۔ گدھے کی آواز کو سب سے بری آواز کے طور پر ذکر کیا گیا ہے تاکہ اس سے بچا جائے اور نرمی اختیار کی جائے۔

دوسرے مقام پر ارشاد ہے۔

مَثَلُ ٱلَّذِينَ حُمِّلُواْ ٱلتَّوْرَىٰةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوهَا كَمَثَلِ ٱلْحِمَارِ يَحْمِلُ أَسْفَارًۢا ۚ بِئْسَ مَثَلُ ٱلْقَوْمِ ٱلَّذِينَ كَذَّبُواْ بِـَٔايَٰتِ ٱللَّهِ ۚ وَٱللَّهُ لَا يَهْدِى ٱلْقَوْمَ ٱلظَّٰلِمِينَ۔[17]

ان لوگوں کی مثال جنہیں تورات دی گئی پھر انہوں نے اس کی ذمہ داری نہیں نبھائی، گدھے کی مثال جیسی ہے جو کتابیں لادے ہوئے ہو۔ جن لوگوں نے اللہ کی آیات کو جھٹلایا، ان کی مثال بہت بری ہے اور اللہ ظالم قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔

اس آیت میں ان لوگوں کو مثال دی گئی ہے جنہوں نے اللہ کی کتاب کی ذمہ داری کو پورا نہیں کیا۔ ان کی حالت گدھے جیسی ہے جو کتابیں تو اٹھائے ہوئے ہے مگر ان سے فائدہ نہیں اٹھاتا۔

یہ آیات خچر اور گدھے کے حوالے سے قرآن مجید میں بیان کی گئی ہیں اور ان کا مقصد اللہ کی تخلیق کی حکمت اور انسانوں کے لئے ان جانوروں کے فائدے کو سمجھانا ہے۔

سائنسی حکمتیں:

قرآن مجید میں گدھا اور خچر کا ذکر مختلف سیاق و سباق میں کیا گیا ہے۔ یہ جانور نہ صرف قدیم زمانے میں بلکہ آج بھی مختلف کاموں میں استعمال ہوتے ہیں۔ ذوالوجی (علم حیوانات) کی رو سے ان جانوروں کی سائنسی حکمتیں اور فوائد درج ذیل ہیں۔

1. **برداشت اور طاقت:** گدھے کی جسمانی ساخت اسے بھاری بوجھ اٹھانے اور طویل فاصلے تک سفر کرنے کے قابل بناتی ہے۔ ان کی پیٹھ مضبوط اور سیدھی ہوتی ہے جو بوجھ اٹھانے کے لئے مثالی ہے۔
2. **اقتصادی فوائد:** گدھا قدیم زمانے سے ہی زرعی اور تجارتی مقاصد کے لئے استعمال ہوتا آیا ہے۔ یہ کم قیمت میں دستیاب ہوتا ہے اور اس کی خوراک بھی سستی ہوتی ہے، جس سے یہ غریب طبقات کے لئے بہت مفید ثابت ہوتا ہے۔
3. **ماحولیاتی فوائد:** گدھے کا استعمال گاڑیوں کے مقابلے میں ماحولیاتی آلودگی کو کم کرتا ہے۔ یہ جانور کم ایندھن پر چلتے ہیں اور کمزور سڑکوں پر بھی آسانی سے چل سکتے ہیں۔

قرآن میں متفرق جانور

1. **شکاری جانور** :(Predator)

"يَسْأَلُونَكَ مَاذَا أُحِلَّ لَهُمْ ۖ قُلْ أُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبَاتُ ۙ وَمَا عَلَّمْتُم مِّنَ الْجَوَارِحِ مُكَلِّبِينَ تُعَلِّمُونَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللَّهُ ۖ فَكُلُوا مِمَّا أَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ ۖ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ[18]"

" آپ سے پوچھتے ہیں کہ ان کے لئے کیا چیزیں حلال ہیں، آپ کہہ دیجئے کہ تمہارے لئے پاکیزہ چیزیں حلال کی گئی ہیں اور ان شکاری جانوروں کی شکار کی ہوئی چیزیں بھی جو تم نے اللہ کے حکم کے مطابق سدھائے ہوں۔"

سائنسی حکمتیں:

- **شکاری جانوروں کی تربیت:** شکاری جانوروں کی تربیت انسان کے فائدے کے لیے ہوتی ہے۔ یہ جانور شکار میں مدد دیتے ہیں اور یہ تربیت ان کی قدرتی صلاحیتوں کو بڑھاتی ہے۔
- **بایوڈائیورسٹی:** شکاری جانور بایوڈائیورسٹی کو برقرار رکھنے میں مدد دیتے ہیں اور مختلف انواع کی آبادی کو کنٹرول کرتے ہیں۔

2. گھوڑا: (Horse)

"وَالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيرَ لِتَرْكَبُوهَا وَزِينَةً ۚ وَيَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُونَ[19] "

"اور (اللہ نے) گھوڑے، خچر اور گدھے پیدا کئے تاکہ تم ان پر سوار ہو اور (وہ) زینت (بھی) ہیں۔"

سائنسی حکمتیں:

- **گھوڑے کی طاقت اور رفتار:** گھوڑے طاقتور اور تیز رفتار جانور ہیں، جو جنگوں اور سواری کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔
- **انسانی تاریخ میں اہم کردار:** گھوڑوں نے تاریخی طور پر انسانی ترقی میں اہم کردار ادا کیا ہے، جیسے جنگ، زراعت، اور نقل و حمل۔
- **توانائی کی بچت:** تیز دوڑنے والے گھوڑے اپنی توانائی کو بہترین طریقے سے استعمال کرتے ہیں۔
- **ماہر سواریاں:** ایسے گھوڑے ماہر سواریاں ہیں جو میدان جنگ اور دیگر حالات میں بہترین کارکردگی دکھاتے ہیں۔

3. کتا: (Doge)

"وَتَحْسَبُهُمْ أَيْقَاظًا وَهُمْ رُقُودٌ ۚ وَنُقَلِّبُهُمْ ذَاتَ الْيَمِينِ وَذَاتَ الشِّمَالِ ۖ وَكَلْبُهُم بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيدِ[20]"

ترجمہ": اور آپ انہیں جاگتا ہوا خیال کریں گے حالانکہ وہ سوئے ہوئے ہیں اور ہم انہیں دائیں اور بائیں کروٹ بدلوا رہے ہیں اور ان کا کتا چوکھٹ پر اپنی دونوں کلائیاں پھیلائے ہوئے ہے۔"

سائنسی حکمتیں:

- **وفاداری:** کتے وفادار اور حفاظتی جانور ہیں۔
- **شکار اور حفاظت:** کتے شکار اور حفاظت میں انسان کے مددگار ہیں۔

4. **خنزیر :(Swine)**

"إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنزِيرِ وَمَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ ۖ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ[21] "

تم پر تو بس مردار، خون، سور کا گوشت اور وہ چیز جس پر اللہ کے سوا کسی اور کا نام پکارا جائے، حرام ہیں۔ پھر جو شخص مجبور ہو جائے، بشرطیکہ نہ باغی ہو اور نہ حد سے بڑھنے والا ہو، تو اس پر کوئی گناہ نہیں۔ بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔"

سائنسی حکمتیں:

- **صحت کے خطرات :** خنزیر کا گوشت صحت کے لیے نقصان دہ ہو سکتا ہے اور بعض بیماریوں کا سبب بن سکتا ہے۔
- **پاکیزگی :** خنزیر عمومی طور پر ناپاک اور گندے ماحول میں رہتے ہیں۔

5. **بندر :(Monkey)**

"وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ الَّذِينَ اعْتَدَوا مِنكُمْ فِي السَّبْتِ فَقُلْنَا لَهُمْ كُونُوا قِرَدَةً خَاسِئِينَ[22]"

ترجمہ" : اور یقیناً تمہیں ان لوگوں کا حال معلوم ہے جنہوں نے ہفتے کے دن زیادتی کی، تو ہم نے انہیں کہہ دیا کہ تم ذلیل بندر بن جاؤ۔"

سائنسی حکمتیں:

- **نقل و حرکت کی صلاحیت :** بندر چست اور پھرتیلے جانور ہیں جو درختوں پر بڑی آسانی سے چل سکتے ہیں۔
- **سماجی تنظیم :** بندروں میں سماجی تنظیم کی مضبوطی ہوتی ہے اور وہ گروپوں میں رہتے ہیں۔

6. **ہاتھی :(elephant)**

"أَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِأَصْحَابِ الْفِيلِ[23]"

"کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ آپ کے رب نے ہاتھی والوں کے ساتھ کیا کیا؟"

سائنسی حکمتیں:

- **قوت اور سائز :** ہاتھی طاقتور اور بڑے جانور ہیں جو اپنے سائز اور قوت کے لحاظ سے ممتاز ہیں۔
- **ذہانت :** ہاتھی ذہین جانور ہیں اور ان میں یادداشت کی صلاحیت بھی بہت زیادہ ہوتی ہے۔

قرآن میں مختلف جانوروں کا ذکر کیا گیا ہے، جن میں سانپ، اژدہا، اور مینڈک شامل ہیں۔ ان کی سائنسی حکمتیں درج ذیل ہیں:

1. سانپ (Snake)

فَأَلْقَىٰ عَصَاهُ فَإِذَا هِيَ ثُعْبَانٌ مُّبِينٌ[24].

ترجمہ: پھر موسیٰؑ نے اپنی لاٹھی (زمین پر) پھینک دی تو وہ یکایک کھلم کھلا سانپ بن گیا۔

سائنسی حکمت: سانپ کی حرکت اور اُس کا زہر مختلف طبی اور حیاتیاتی تحقیقات کا موضوع رہا ہے۔ سانپ کے زہر سے مختلف دوائیں بنائی جاتی ہیں جو کہ انسانی صحت میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔

2. اژدہا (Dragon/ Serpent)

فَأَلْقَىٰ عَصَاهُ فَإِذَا هِيَ ثُعْبَانٌ مُّبِينٌ وَنَزَعَ يَدَهُ فَإِذَا هِيَ بَيْضَاءُ لِلنَّاظِرِينَ۔[25]

ترجمہ: پھر موسیٰؑ نے اپنی لاٹھی (زمین پر) پھینک دی تو وہ یکایک کھلم کھلا سانپ بن گیا۔ اور اپنا ہاتھ نکالا تو وہ دیکھنے والوں کے لئے سفید چمکنے لگا۔

سائنسی حکمت:

اژدہا یا سانپ کی جلد، حرارت کے لیے حساس ہوتی ہے اور اسے انفرا ریڈ شعاعوں کو محسوس کرنے کی صلاحیت دیتا ہے، جو شکار پکڑنے میں مددگار ہوتی ہے۔

3. مینڈک (Frog)

فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الطُّوفَانَ وَالْجَرَادَ وَالْقُمَّلَ وَالضَّفَادِعَ وَالدَّمَ آيَاتٍ مُّفَصَّلَاتٍ فَاسْتَكْبَرُوا وَكَانُوا قَوْمًا مُّجْرِمِينَ۔[26]

ترجمہ: تو ہم نے ان پر طوفان، ٹڈیاں، جوئیں، مینڈک اور خون (کی آفات) بھیجیں جو کہ الگ الگ نشانیاں تھیں، لیکن انہوں نے تکبر کیا اور وہ مجرم لوگ تھے۔

سائنسی حکمت:

مینڈک ایک ماحولیاتی اشاریہ جاندار ہے، جو ماحول کی صحت کی نشاندہی کرتا ہے۔ مینڈک کی جلد سے حاصل ہونے والے کیمیکلز کو مختلف طبی تحقیق میں استعمال کیا جاتا ہے، خاص طور پر بیکٹیریا اور فنگس کے خلاف۔

یہ آیات اور ان سے وابستہ سائنسی حکمتیں قرآن کے جانداروں کے ذکر کے مختلف پہلوؤں کو اجاگر کرتی ہیں اور ان کی موجودہ سائنس میں اہمیت کو بیان کرتی ہیں۔

قرآن میں پرندے

قرآن میں پرندوں کا بھی ذکر کیا گیا ہے، جن میں ہدہد، کوا، اور ابابیل کے غول شامل ہیں۔ ان کے متعلقہ آیات، سورۃ نمبر، اردو ترجمہ، اور سائنسی حکمتیں درج ذیل ہیں:

1. ہدہد (Hoopoe)

وَتَفَقَّدَ ٱلطَّيْرَ فَقَالَ مَا لِيَ لَآ أَرَى ٱلْهُدْهُدَ أَمْ كَانَ مِنَ ٱلْغَآئِبِينَ لَأُعَذِّبَنَّهُۥ عَذَابًا شَدِيدًا أَوْ لَأَاْذْبَحَنَّهُۥٓ أَوْ لَيَأْتِيَنِّي بِسُلْطَٰنٍ مُّبِينٍ فَمَكَثَ غَيْرَ بَعِيدٍ فَقَالَ أَحَطتُ بِمَا لَمْ تُحِطْ بِهِۦ وَجِئْتُكَ مِن سَبَإٍۭ بِنَبَإٍ يَقِينٍ۔[27]

ترجمہ: اور (سلیمانؑ) نے پرندوں کا جائزہ لیا اور کہا: "مجھے کیا ہوا ہے کہ میں ہدہد کو نہیں دیکھ رہا ہوں؟ کیا وہ غیر حاضر ہے؟" "میں اسے ضرور سخت سزا دوں گا یا اسے ذبح کر دوں گا، ورنہ وہ میرے پاس واضح دلیل کے ساتھ آئے۔" پھر وہ زیادہ دیر نہ ٹھہرا اور کہا: "میں نے وہ معلوم کیا ہے جو آپ نے معلوم نہیں کیا اور میں سبا سے آپ کے پاس یقینی خبر لے کر آیا ہوں۔"

سائنسی حکمت:

ہدہد کی مواصلاتی اور نیویگیشن کی صلاحیتیں اسے دور دراز مقامات تک پہنچنے اور اطلاعات فراہم کرنے میں مدد دیتی ہیں۔ اس کی چونچ اور سر کی ساخت اسے زمین کے نیچے کیڑوں کو تلاش کرنے میں مدد دیتی ہے، جو کہ اس کی خوراک کا اہم حصہ ہیں۔

2. کوا (Crow)

فَبَعَثَ ٱللَّهُ غُرَابًا يَبْحَثُ فِي ٱلْأَرْضِ لِيُرِيَهُۥ كَيْفَ يُوَٰرِي سَوْءَةَ أَخِيهِۚ قَالَ يَٰوَيْلَتَىٰٓ أَعَجَزْتُ أَنْ أَكُونَ مِثْلَ هَٰذَا ٱلْغُرَابِ فَأُوَٰرِيَ سَوْءَةَ أَخِيۖ فَأَصْبَحَ مِنَ ٱلنَّٰدِمِينَ۔[28]

ترجمہ: پھر اللہ نے ایک کوے کو بھیجا جو زمین کھودنے لگا تاکہ اسے دکھائے کہ وہ اپنے بھائی کی لاش کیسے چھپائے۔ اس نے کہا: "ہائے افسوس! کیا میں اس کوے کی طرح بھی نہ ہو سکا کہ اپنے بھائی کی لاش چھپاتا؟" پھر وہ پچھتانے والوں میں سے ہو گیا۔

سائنسی حکمت:

کوا ایک انتہائی ذہین پرندہ ہے، جو مختلف ٹولز استعمال کرنے اور مسائل حل کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی، کوے کا مردہ خوراک کھانے کا عمل قدرتی ماحول کی صفائی میں مدد دیتا ہے۔

3. ابابیل کے غول (Flock of Ababeel)

وَأَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا أَبَابِيلَ تَرْمِيهِم بِحِجَارَةٍ مِّن سِجِّيلٍ فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّأْكُولٍ۔[29]

ترجمہ: اور ان پر ابابیل کے جھنڈ بھیجے، جو ان پر پکی ہوئی مٹی کے پتھر پھینکتے تھے، اور انہیں چبائے ہوئے بھوسے کی طرح بنا دیا۔

سائنسی حکمت :

ابابیل کی پرواز اور تیز رفتاری اسے شکار کو پکڑنے میں مدد دیتی ہے۔ ابابیل کی جنگی حکمت عملی میں فطری دفاعی نظام کی نشاندہی ہوتی ہے جس میں وہ اپنے دشمنوں کو شکست دینے کے لئے جھنڈ میں حملہ کرتے ہیں۔

قرآن میں حشرات

قرآن مجید میں مختلف حشرات اور جانوروں کا ذکر کیا گیا ہے۔ ان حشرات اور جانوروں کے متعلقہ آیات، سورۃ نمبر، اردو ترجمہ، اور سائنسی حکمتیں درج ذیل ہیں:

1. **ٹڈی(Locust)**

فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ ٱلطُّوفَانَ وَٱلْجَرَادَ وَٱلْقُمَّلَ وَٱلضَّفَادِعَ وَٱلدَّمَ ءَايَٰتٍ مُّفَصَّلَٰتٍ فَٱسْتَكْبَرُواْ وَكَانُواْ قَوْمًا مُّجْرِمِينَ۔[30]

ترجمہ : پھر ہم نے ان پر طوفان، ٹڈیاں، جوئیں، مینڈک اور خون (کی آفات) بھیجیں جو کہ الگ الگ نشانیاں تھیں، لیکن انہوں نے تکبر کیا اور وہ مجرم لوگ تھے۔

سائنسی حکمت:

ٹڈیوں کے بڑے جھنڈ فصلوں کے لئے نقصان دہ ہو سکتے ہیں۔ ان کے جھنڈوں کی نقل و حرکت اور افزائش کے مطالعے سے کسانوں کو ان سے نمٹنے کے طریقے معلوم ہو سکتے ہیں۔

2. **کھٹمل(Lice)**

فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ ٱلطُّوفَانَ وَٱلْجَرَادَ وَٱلْقُمَّلَ وَٱلضَّفَادِعَ وَٱلدَّمَ ءَايَٰتٍ مُّفَصَّلَٰتٍ فَٱسْتَكْبَرُواْ وَكَانُواْ قَوْمًا مُّجْرِمِينَ۔[31]

ترجمہ : پھر ہم نے ان پر طوفان، ٹڈیاں، جوئیں، مینڈک اور خون (کی آفات) بھیجیں جو کہ الگ الگ نشانیاں تھیں، لیکن انہوں نے تکبر کیا اور وہ مجرم لوگ تھے۔

سائنسی حکمت :

کھٹمل کے اثرات صحت کے لئے خطرناک ہو سکتے ہیں۔ ان کے خاتمے کے طریقے اور ان کی پھیلاؤ کو روکنے کے اصولوں کا مطالعہ اہم ہے۔

3. **شہد کی مکھی(Honey Bee)**

وَأَوْحَىٰ رَبُّكَ إِلَى ٱلنَّحْلِ أَنِ ٱتَّخِذِى مِنَ ٱلْجِبَالِ بُيُوتًا وَمِنَ ٱلشَّجَرِ وَمِمَّا يَعْرِشُونَ ثُمَّ كُلِى مِن كُلِّ ٱلثَّمَرَٰتِ فَٱسْلُكِى سُبُلَ رَبِّكِ ذُلُلًا يَخْرُجُ مِنۢ بُطُونِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ أَلْوَٰنُهُۥ فِيهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ إِنَّ فِى ذَٰلِكَ لَءَايَةً لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ۔[32]

ترجمہ : اور آپ کے رب نے شہد کی مکھی پر یہ وحی کی کہ پہاڑوں میں، درختوں میں اور ان چھپروں میں اپنے چھتے بنا۔ پھر ہر قسم کے پھلوں کا رس چوس اور اپنے رب کے ہم وار کئے ہوئے راستوں پر چلتی رہ، ان کے پیٹ سے پینے کی چیز نکلتی ہے جس کے رنگ مختلف ہوتے ہیں، اس میں لوگوں کے لئے شفاء ہے۔ یقیناً اس میں بھی سوچنے والوں کے لئے ایک نشانی ہے۔

سائنسی حکمت :

شہد کی مکھیاں پھولوں کے رس سے شہد بناتی ہیں جو کہ مختلف بیماریوں کے علاج میں مفید ہوتا ہے۔ شہد میں اینٹی بیکٹیریل اور اینٹی فنگل خصوصیات ہوتی ہیں۔ شہد کی مکھی اپنے لیے ایک ایسا گھر بناتی ہے کہ جس کو دیکھ کر انسانی عقل دنگ رہ جاتی ہے ریاضی کے اصولوں کے مطابق کم از کم چھ خانوں پر مشتمل شہد کا چھتہ محققین کے لیے حیرت کا باعث ہے جس کی مخصوص تعمیر میں خالی جگہ رہنے کی گنجائش نہیں رہتی۔ اس کی طرز تعمیر میں موم کی ضرورت دیگر تعمیر کے مقابلے میں کم ہوتی ہے یقیناً شہد کی مکھی نے یہ مفروضہ خود سے اخذ نہیں کیا ہو گا جس کے نتیجے پر انسان ریاضی کے پیچیدہ جویں ٹرائی جمع تفریق کے بعد پہنچا یہ سب اس کو اللہ نے عطا کیا ہے اس کا شہد بنانے کا زاویہ ایسا ہے جب چھتے میں شہد بناتی ہے تو ایک قطرہ بھی شہد کا باہر نہیں جاتا اور جب صفائی کرنے کو اتی ہے تو ایک قطرہ بھی پیچھے نہیں چھوڑتی پھر جب یہ رس کی تلاش میں نکلتی ہے اور 800 میٹر دور تک جاتی ہے جب اس کو پتہ چلتا ہے کہ فلاں جگہ پر پھول ہے دوسروں کو بتائے کیسے وہ واپس اتی ہے اور ایک خاص قسم کا رقص کرتی ہے تو باقی شہد کی مکھیوں کو پتہ چل جاتا ہے کہ یہ کچھ دیکھ کر ائی ہے اس کے پھڑ پھڑانے کا انداز بتا دیتا ہے کہ پھول کس طرف ہیں اللہ نے فرمایا اس میں لوگوں کے لیے شفا ہے عصر حاضر میں ادویات کو دیکھا جائے تو وہ بھی خالص میسر نہیں اتی لیکن شہد کی مکی ہمیں خالص شاید دوا کے طور پر مہیا کرتی ہے لوگ کہتے ہیں شاید ایک غذا ہے لیکن قران کہتا ہے کہ شاید میں شفا ہے تو یہ شفا کیسے ہے سائنسی تحقیقات نے ثابت کیا ہے کہ شہد کو اللہ تعالی نے حقیقت میں شفا بنایا ہے

4. مکھی (Fly)

' يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ فَٱسْتَمِعُواْ لَهُۥٓۚ إِنَّ ٱلَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ لَن يَخْلُقُواْ ذُبَابًا وَلَوِ ٱجْتَمَعُواْ لَهُۥۖ وَإِن يَسْلُبْهُمُ ٱلذُّبَابُ شَيْـًٔا لَّا يَسْتَنقِذُوهُ مِنْهُۚ ضَعُفَ ٱلطَّالِبُ وَٱلْمَطْلُوبُ[33]

ترجمہ : اے لوگو! ایک مثال دی جاتی ہے، اسے غور سے سنو: جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو، وہ ایک مکھی بھی پیدا نہیں کر سکتے، خواہ وہ سب اس کے لئے اکٹھے ہو جائیں، اور اگر مکھی ان سے کوئی چیز چھین لے تو وہ اس سے اسے واپس نہیں لے سکتے۔ طالب اور مطلوب دونوں کمزور ہیں۔

سائنسی حکمت :

مکھیاں بیماریوں کے پھیلاؤ کا سبب بن سکتی ہیں، اس لئے صفائی ستھرائی کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ مکھیوں کے پھیلاؤ کو روکنے کے لئے جدید سائنسی طریقے موجود ہیں۔

5. مچھر (Mosquito)

إِنَّ ٱللَّهَ لَا يَسۡتَحۡيِۦٓ أَن يَضۡرِبَ مَثَلٗا مَّا بَعُوضَةٗ فَمَا فَوۡقَهَاۚ فَأَمَّا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ فَيَعۡلَمُونَ أَنَّهُ ٱلۡحَقُّ مِن رَّبِّهِمۡۖ وَأَمَّا ٱلَّذِينَ كَفَرُواْ فَيَقُولُونَ مَاذَآ أَرَادَ ٱللَّهُ بِهَٰذَا مَثَلٗاۘ يُضِلُّ بِهِۦ كَثِيرٗا وَيَهۡدِي بِهِۦ كَثِيرٗاۚ وَمَا يُضِلُّ بِهِۦٓ إِلَّا ٱلۡفَٰسِقِينَ۔[34]

ترجمہ : اللہ اس بات سے نہیں شرماتا کہ مچھر یا اس سے بھی کسی چھوٹی چیز کی مثال دے۔ وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں، وہ جانتے ہیں کہ یہ ان کے رب کی طرف سے حق ہے۔ اور وہ لوگ جو کفر میں ہیں، وہ کہتے ہیں: "اللہ نے اس مثال سے کیا مراد لی ہے؟" اس سے وہ بہت سے لوگوں کو گمراہ کرتا ہے اور بہت سے لوگوں کو ہدایت دیتا ہے، اور وہ صرف فاسقوں کو گمراہ کرتا ہے۔

سائنسی حکمت :

مچھر بیماریوں کا سبب بنتے ہیں جیسے ملیریا، ڈینگی اور زیکا وائرس۔ ان کے پھیلاؤ کو روکنے کے لئے جدید سائنسی طریقے موجود ہیں۔

6. چیونٹی (Ant)

حَتَّىٰٓ إِذَآ أَتَوۡاْ عَلَىٰ وَادِ ٱلنَّمۡلِ قَالَتۡ نَمۡلَةٞ يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّمۡلُ ٱدۡخُلُواْ مَسَٰكِنَكُمۡ لَا يَحۡطِمَنَّكُمۡ سُلَيۡمَٰنُ وَجُنُودُهُۥ وَهُمۡ لَا يَشۡعُرُونَ فَتَبَسَّمَ ضَاحِكٗا مِّن قَوۡلِهَا وَقَالَ رَبِّ أَوۡزِعۡنِيٓ أَنۡ أَشۡكُرَ نِعۡمَتَكَ ٱلَّتِيٓ أَنۡعَمۡتَ عَلَيَّ وَعَلَىٰ وَٰلِدَيَّ وَأَنۡ أَعۡمَلَ صَٰلِحٗا تَرۡضَىٰهُ وَأَدۡخِلۡنِي بِرَحۡمَتِكَ فِي عِبَادِكَ ٱلصَّٰلِحِينَ۔[35]

ترجمہ : یہاں تک کہ جب وہ چیونٹیوں کی وادی میں پہنچے تو ایک چیونٹی نے کہا: "اے چیونٹیو! اپنے گھروں میں داخل ہو جاؤ، ایسا نہ ہو کہ سلیمانؑ اور اس کے لشکر تمہیں کچل ڈالیں، اور انہیں پتہ بھی نہ چلے۔" پس وہ اس کی بات پر مسکرایا اور ہنسا اور کہا: "اے میرے رب! مجھے توفیق دے کہ میں تیری اس نعمت کا شکر ادا کروں جو تو نے مجھ پر اور میرے والدین پر انعام کی ہے اور یہ کہ میں ایسا نیک عمل کروں جو تجھے پسند ہو اور مجھے اپنی رحمت سے اپنے نیک بندوں میں داخل فرما۔"

سائنسی حکمت :

چیونٹیوں کی باہمی مواصلات، معاشرتی ڈھانچہ اور مشترکہ کاموں کی صلاحیت، انسانی معاشرتی اور معاشی نظام کے مطالعے میں معاون ثابت ہو سکتی ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی قدرت ہے ایک چھوٹا سا جانور جو منہ میں زبان نہیں

رکھتا اور نہ ہی زبان کے ذریعے گفتگو سے اپنی بات ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچاتا ہے بلکہ یہ چھوٹا سا جانور اپنے جیسے کسی جانور سے ملتا ہے تو ایک خاص قسم کا مواد دوسرے کے منہ سے چپکا دیتا ہے اس سے دوسری چونٹی پیغام کو ڈیکوڑ کر کے سمجھ لیتی ہے اج اتنی تجربات کے بعد سائنس نے یہ بات ثابت کی جو 14 سو سال پہلے اللہ پاک نے قران پاک میں بیان فرمادی۔ قران پاک پر غور کریں تو ذوالوجی کے میدان میں مزید ایسے کتنے ہی حیرت انگیز انکشافات دیکھنے کو ملتے ہیں چیونٹی اپنی زندگی سلیقہ مندی اور باقاعدگی کے ساتھ گزارتی ہے اس کی کم و بیش 12 ہزار اقسام ہیں ہر قسم کی اپنی صفات ہیں چیونٹی اپنے قد سے 20 گنا اور بعض چیونٹیاں سو گنا زیادہ وزن اٹھا سکتی ہیں۔

7. دیمک (Termite)

قرآن میں دیمک کا براہ راست ذکر نہیں ہے، لیکن اس کا ذکر حضرت سلیمانؑ کے عصا کو کھانے والی مخلوق کے طور پر کیا جاتا ہے۔

فَلَمَّا قَضَيْنَا عَلَيْهِ ٱلْمَوْتَ مَا دَلَّهُمْ عَلَىٰ مَوْتِهِۦٓ إِلَّا دَابَّةُ ٱلْأَرْضِ تَأْكُلُ مِنسَأَتَهُۥۖ فَلَمَّا خَرَّ تَبَيَّنَتِ ٱلْجِنُّ أَن لَّوْ كَانُوا۟ يَعْلَمُونَ ٱلْغَيْبَ مَا لَبِثُوا۟ فِى ٱلْعَذَابِ ٱلْمُهِينِ۔[36]

ترجمہ: پھر جب ہم نے ان پر موت کا حکم نافذ کیا تو کسی نے ان کی موت کی خبر نہ دی، سوائے زمین کی ایک مخلوق (دیمک) کے جو ان کے عصا کو کھا رہی تھی، پھر جب وہ گر گئے، تب جنات نے سمجھ لیا کہ اگر وہ غیب جانتے ہوتے تو اس ذلت کے عذاب میں نہ رہتے۔

سائنسی حکمت:

دیمک کی مخلوقات لکڑی کو کھانے کی صلاحیت رکھتی ہیں، جو کہ عمارتوں کے لئے نقصان دہ ہو سکتی ہے۔ ان کے مطالعے سے حفاظتی اقدامات اور تعمیرات میں بہتری حاصل کی جا سکتی ہے۔

8. مکڑی (Spider)

مَثَلُ ٱلَّذِينَ ٱتَّخَذُوا۟ مِن دُونِ ٱللَّهِ أَوْلِيَآءَ كَمَثَلِ ٱلْعَنكَبُوتِ ٱتَّخَذَتْ بَيْتًاۖ وَإِنَّ أَوْهَنَ ٱلْبُيُوتِ لَبَيْتُ ٱلْعَنكَبُوتِۖ لَوْ كَانُوا۟ يَعْلَمُونَ۔[37]

ترجمہ: جن لوگوں نے اللہ کے سوا اور کارساز بنائے ہیں ان کی مثال مکڑی کی سی ہے جس نے جالا بنا، اور سب گھروں میں سب سے کمزور مکڑی کا جالا ہی ہوتا ہے، کاش یہ لوگ علم رکھتے۔

سائنسی حکمت:

مکڑی کا جالا بظاہر کمزور نظر آتا ہے لیکن اس کے دھاگے انتہائی مضبوط اور لچکدار ہوتے ہیں۔ مکڑی کے جالے کی بناوٹ اور خصوصیات کو سمجھ کر مصنوعی مواد کی تیاری میں بہتری لائی جا سکتی ہے۔ گھروں میں پائی جانے

والی مکڑیوں کی عمر 2 سال اور جنگلات میں پائے جانے والی مکڑیوں کی عمر 20 سال ہوتی ہے ان کے خون کا رنگ لال نہیں بلکہ نیلا ہوتا ہے کیونکہ ان کے خون میں کوپر ینو سائنین کی مقدار بہت زیادہ ہوتی ہے ایک بکری اپنے جسم سے 50 گنا بڑا جال بنا سکتی ہے یہ جال بنانے کے لیے جو سلک استعمال کرتی ہے یہ ان کے پیٹ میں لیکوڈ حالت میں ہوتا ہے یہ ان کے پیٹ سے باہر اتا ہے تو ہوا سے مل کر سخت ہو جاتا ہے یہ اتنا سخت ہوتا ہے کہ اگر سٹیل بار کو سلک جتنا باریک کیا جائے تو یہ سٹیل بار سے پانچ گنا سخت ہو گا اس کے جال میں وٹامن کے بہت زیادہ ہوتا ہے اور یہ جال اینٹی سیپٹک ہوتا ہے اس لیے پرانے زمانے کے لوگ زخموں پر خون روکنے کے لیے اس کو استعمال کرتے تھے۔ مکڑی اپنا گھر تاروں سے بناتی ہے جس کو ہم جالہ کہتے ہیں جالے کی ہر تار دراصل چار باریک تاروں کا مجموعہ ہوتی ہے پھر یہ ایک باریک تار ہزار تاروں سے مل کر بنتی ہے مکڑی کے جسم میں چار ہزار نالیاں ہوتی ہیں اور اس کے جسم پر اگے کی طرف چار سراخ ہوتے ہیں ہر سوراخ میں ایک نالی ہوتی ہے جس میں سے گزر کر وہ ایک تار بن جاتی ہے مکڑی چھت کے شہ تیروں سے گون نکال کر ان کے اوپر لگاتی ہے اور پھر ان تاروں سے اتنا مضبوط گھر بنا لیتی ہے کہ وہ باوجود ضعیف ترین گھر ہونے کے اندھیوں اور طوفان سے بھی نہیں ٹوٹتا لیکن فتنہ وفساد کی وجہ سے اس کے گھر کو کمزور گھر کہا گیا ہے

اگر غور کیا جائے تو قران کی اس سورت کا نام عنکبوت رکھا گیا ہے یعنی مکڑی اس میں مکڑی کے گھریلو تعلقات نہ پائیدار ہونے پر زور دیا گیا ہے اج سائنسی تحقیقات سے بھی یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ مکڑی جب بچے دیتی ہے تو اپنے نر کو مار دیتی ہے اس طرح وہ اپنے ہاتھوں سے اپنا گھر برباد کر دیتی ہے اور سائنس اسی چیز کو اج ثابت کر رہی ہے جس کو قران پاک صدیوں پہلے ثابت کر چکا ہے۔

9. پروانے (Pattanga/Butterfly/Moth)

يَوْمَ يَكُونُ ٱلنَّاسُ كَٱلْفَرَاشِ ٱلْمَبْثُوثِ۔[38]

ترجمہ: جس دن لوگ بکھرے ہوئے پروانوں کی طرح ہوں گے۔

سائنسی حکمت:

پروانے اور تتلیوں کی مختلف رنگین اقسام ماحولیاتی تبدیلیوں کی نشاندہی کر سکتی ہیں۔ ان کے مطالعے سے ماحولیاتی توازن کو بہتر سمجھا جا سکتا ہے۔

10. مچھلی (Fish)

فَلَمَّا بَلَغَا مَجْمَعَ بَيْنِهِمَا نَسِيَا حُوتَهُمَا فَٱتَّخَذَ سَبِيلَهُۥ فِى ٱلْبَحْرِ سَرَبًا[39]

ترجمہ: پھر جب وہ دونوں دونوں کے درمیان کے مقام پر پہنچے تو انہوں نے اپنی مچھلی بھول گئی، اور وہ سمندر میں اپنی راہ لے گئی۔

سائنسی حکمت:

مچھلیاں سمندری ماحول کے لئے نہایت اہم ہیں اور ان کا مطالعہ انسانی خوراک اور معیشت کے لئے ضروری ہے۔ مختلف اقسام کی مچھلیاں ماحولیاتی تبدیلیوں کی نشاندہی کرتی ہیں۔

قران پاک کی کم و بیش 200 ایات جانوروں کے بارے میں ہیں جس میں 36 جانوروں کا ذکر نام کے ساتھ آیا ہے اس میں پرندے حشرات جنگلی و پالتو جانور وغیرہ شامل ہیں۔ قران پاک میں ارشاد ہوتا ہے

وَمَا مِن دَابَّةٍ فِي ٱلْأَرْضِ وَلَا طَٰٓئِرٍ يَطِيرُ بِجَنَاحَيْهِ إِلَّآ أُمَمٌ أَمْثَالُكُمۚ مَّا فَرَّطْنَا فِي ٱلْكِتَٰبِ مِن شَيْءٍۚ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّهِمْ يُحْشَرُونَ۔[40]

زمین میں چلنے والے کسی جانور اور ہوا میں پروں سے اڑنے والے کسی پرندے کو دیکھ لو یہ سب تمہاری طرح کے معاشروں میں رہتے ہیں

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ جانور اور پرندے بھی کمیونٹی کی شکل میں رہتے ہیں ان میں بھی اجتماعی نظم و ضبط ہوتا ہے مل جل کر رہتے ہیں اور کام کرتے ہیں۔ حیوانات اور حشرات بنانے کا مقصد اصل میں انسان کو عبرت دلوانا مقصود ہے۔

وَإِنَّ لَكُمْ فِي ٱلْأَنْعَٰمِ لَعِبْرَةًۖ[41]

اور بے شک تمہارے لیے چوپایوں میں نگاہ حاصل ہونے کی جگہ ہے۔

اللہ تعالی کی عظمت و قدرت کی نشانیاں ہر چیز میں موجود ہیں حتی کہ اگر تم اپنے مویشیوں میں غور و فکر کرو تو تمہیں غور و فکر کرنے کی بہت سی باتیں مل جائیں گی اور اس کی قدرت کے کمال پر تمہیں اگاہی حاصل ہو جائے گی۔

وَٱللَّهُ خَلَقَ كُلَّ دَآبَّةٍ مِّن مَّآءٍۖ فَمِنْهُم مَّن يَمْشِي عَلَىٰ بَطْنِهِۦ وَمِنْهُم مَّن يَمْشِي عَلَىٰ رِجْلَيْنِ وَمِنْهُم مَّن يَمْشِي عَلَىٰٓ أَرْبَعٍۚ يَخْلُقُ ٱللَّهُ مَا يَشَآءُۚ إِنَّ ٱللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔[42]

اور اللہ نے زمین پر چلنے والا ہر جاندار پانی سے بنایا تو ان میں کوئی اپنے پیٹ کے بل چلتا ہے اور ان میں کوئی دو پاؤں پر چلتا ہے اور ان میں کوئی چار پاؤں پر چلتا ہے اللہ جو چاہتا ہے پیدا فرماتا ہے بے شک اللہ ہر شے پر قادر ہے۔

یہ کائنات کو تکلیف فرمانے والے کے علم و حکمت اور اس کی قدرت کی کمال کی روشن دلیل ہے کہ اس نے پانی جیسی چیز سے ایسی عجیب مخلوق پیدا فرمادی۔

قرآن وحدیث میں ان کے حقوق ذکر کئے گئے ہیں۔ ان کو تکلیف دینے اور مارنے وغیرہ سے منع کر دیا گیا ہے۔

"عن سعید بن جبیرؓ قال:کنت عند ابن عمر ،فمرو بفتیة او بنفر نصبوا دجاجة یرمونها،فلما راو ابن عمر تفرقوا عنها،وقال ابن عمر:من فعل هذا؟ان النبی ﷺ لعن من فعل هذا "۔[43]

روایت ہے کہ ہم جنت البقیع میں آئے وہاں پر قریشی نوجوان مرغی کو مار رہا تھا۔ جب انہوں نے ابن عمرؓ کو دیکھا تو بھاگ گئے۔ ابن عمرؓ نے فرمایا مجھے یہ بات پسند نہیں ہے۔ کہ مجھے دیکھ کر لوگ اس طرح بھاگیں میں تو چاہتا ہوں کہ دنیا میں ایسے زندگی بسر کروں جیسے کہ نوحؑ نے اپنی قوم میں بسر کی تھی۔ اے ابو عبدالرحمن رسول ﷺ نے لعنت کی ہے اس پر جو جانوروں کے ساتھ ایسا کرتا ہے۔

ان آیات کا غور سے مطالعہ کریں تو پتہ چلتا ہے کہ یہ آیات ان فوائد کی طرف اشارہ کر رہی ہیں جو انسان حیوانات سے حاصل کرتے ہیں۔ اور قیامت تک بنی آدم ان حیوانات کے محتاج رہیں گے۔ ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

سواری کرنا، غذا کا حصول، چمڑوں سے لباس بنانا، گھر بنانا، چادریں بنانا، دودھ کا حصول اور دودھ سے بننے والے مکھن، پنیر اور گھی کا حصول، کھیتی باڑی، پہرے داری، شکار، تجارت، زینت اور جمال، اس طرح حیوانات کے فضلے کو بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا کہ جس سے انسان کو فائدہ حاصل ہوتا ہے۔ زمین کو کھاد میسر ہوتی ہے، گیس بنانا، ایندھن کے طور پر استعمال کرنا، زمین کی زرخیزی، چمڑے سے جو فوائد حاصل کیے جاتے ہیں ان میں سے خیمے، جیکٹس، بیگز (بستے)، توڑے، چٹائیاں، ترپالیں، جوتیاں، پرس وغیرہیں۔ جانوروں سے خوشبو حاصل کی جاتی ہے جیسے کستوری، عنبر وغیرہ۔ جانوروں کے دانتوں کو نمائشی چیزوں کے بنانے کیلیے استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے ہاتھی کے دانت انہی فوائد میں سے بعض حیوانات سے جنگوں کے اندر حربی فوائد حاصل کیے جا سکتے ہیں۔ مثلاً گھوڑا، اونٹ، خچر، ہاتھی وغیرہ۔ قرآن میں ذکر ہے

﴿وَالْعٰدِيٰتِ ضَبْحًا فَالْمُوْرِيٰتِ قَدْحًا فَالْمُغِيْرٰتِ صُبْحًافَاَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًافَوَسَطْنَ بِهٖ جَمْعًا﴾[44]

"قسم ہے ان (گھوڑوں) کی جو پیٹ اور سینے سے آواز نکالتے ہوئے دوڑنے والے ہیں! پھر جو سم مار کر چنگاریاں نکالنے والے ہیں۔

نتائج:

1. قرآنی آیات حیوانات کی تخلیق، ان کے رویوں، اور ان کی فطری حکمتوں کی تفصیلی وضاحت کرتی ہیں، جو جدید سائنس کے لئے روشنی کا مینار ہیں۔

2. قرآن مجید اور سائنس کے درمیان مضبوط تعلق قائم ہے، جہاں قرآنی حقائق اور جدید سائنسی تحقیقات میں ہم آہنگی پائی جاتی ہے۔

3. علم زوالوجی کی تفصیلات قرآن مجید میں بیان کی گئی ہیں، جو انسان کو قدرت کے رازوں اور مخلوقات کی تخلیق کے بارے میں غور و فکر کی دعوت دیتے ہیں۔

4. قرآن مجید نہ صرف روحانی اور اخلاقی رہنمائی فراہم کرتا ہے بلکہ مختلف سائنسی حقائق اور مظاہر فطرت پر بھی روشنی ڈالتا ہے۔

5. قرآن و سنت کی روسے انسان حیوانات سے جو فوائد حاصل کرتے ہیں درج ذیل ہے۔ سواری کرنا، غذا کا حصول، چمڑوں سے لباس بنانا، گھر بنانا، چادریں بنانا، دودھ کا حصول اور دودھ سے بننے والے مکھن، پنیر اور گھی کا حصول، کھیتی باڑی، پہرے داری، شکار، تجارت، زینت اور جمال وغیرہ۔

6. حیوانات کے بارے میں جو قرآن کی تحقیق ہے۔ سائنس آج ان باتوں کی تصدیق کر رہی ہے۔

سفارشات:

1. مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ قرآن مجید کی آیات کا مطالعہ کریں اور ان میں بیان کردہ سائنسی حقائق کو سمجھیں اور ان پر غور کریں۔

2. جدید سائنسدانوں اور محققین کو چاہیے کہ وہ قرآن مجید میں بیان کردہ حیاتیاتی اور سائنسی حقائق کا مطالعہ کریں اور ان سے استفادہ کریں۔

3. تعلیمی اداروں میں قرآن مجید کی سائنسی حکمتوں کو نصاب میں شامل کیا جائے تاکہ طلباء کو ان کے بارے میں آگاہی حاصل ہو سکے۔

4. مختلف مذاہب کے علماء کے ساتھ مکالمہ کیا جائے تاکہ قرآن مجید کی سائنسی حقائق کو دنیا کے سامنے پیش کیا جا سکے۔

5. قرآن مجید کی سائنسی حکمتوں پر تحقیقی مقالات لکھے جائیں اور انہیں عالمی سطح پر پیش کیا جائے تاکہ دنیا کو قرآن کی عظمت اور اس کی حقیقت کا علم ہو سکے۔

6. زوالوجی ڈیپارٹمنٹس میں قرآن اور زوالوجی کا ایک سبجیکٹ شامل کرنا چاہئے۔

7. پاکستان میں اسلام اور سائنس کے حوالہ سے سیمینار منعقد کرنے چاہئے۔

حواشی

[1] النحل:16:89

[2] Miller, Stephen A., and John P. Harley. *Zoology*. 10th ed., McGraw-Hill Education, 2016.p231

[3] Hickman, C. P., Jr., Roberts, L. S., Keen, S. L., Larson, A., I'Anson, H., & Eisenhour, D. J. (2013). *Integrated Principles of Zoology* (16th Ed.). McGraw-Hill Education, p. 1.

[4] البقرہ :26

[5] النمل:18

[6] النحل:68

[7] النور:41

[8] الصافات:142

[9] الغاشیہ:17

[10] البقرۃ، آیت67

[11] البقرۃ، آیت67

[12] الأنعام،144

[13] الغاشیہ،17

[14] الشمس،13

[15] النحل،8

[16] لقمان،19

[17] الجمعۃ،5

[18] المائدۃ:4

[19] النحل(16:8)

[20] الکہف(18:18)

[21] البقرۃ(2:173)

[22] البقرۃ(2:65)

[23] الفیل(105:1)

[24] النمل،10

[25] الاعراف،107-108

[26] الاعراف،133

[27] النمل،20-22

[28] المائدہ، 31

[29] الفیل،3-5

[30] الاعراف،133

[31] الاعراف،133

[32] النحل،68-69

[33] الحج،73

[34] البقرہ،26

[35] النمل،18-19

[36] سبا،14

[37] العنکبوت، 41

[38] القارعہ،4

[39] الکہف:61

[40] انعام:38

[41] النحل:66

[42] النور:45

[43] قشیری، مسلم بن حجاج، صحیح مسلم، رقم الحدیث:۱۹۵۸؛ بخاری۔ رقم الحدیث:۵۵۱۵

[44] العادیات:1-3